دو منزلہ مکان کی چھت سے ساتھ والوں کے گھر کا چھوٹا سا صحن صاف دکھائی دیتا تھا۔ تبھی طارق ہمیشہ یہی دعا کرتا کہ جواد چھت پہ نہ چڑھے۔ ویسے تو جواد اپنے بڑے سے گھر کے صحن میں کھیلتا رہتا لیکن ہر سال چودہ اگست پہ جب بھی وہ جھنڈا لگانے چھت پہ چڑھتا طارق کا گھر بالکل بونا سا دکھائی دیتا۔ پچھلے سال تو اپنا جھنڈا اونچا لگانے کے شوق میں طارق نے بہت ہی لمبا بانس جھنڈے میں لگا دیا۔ مگر سب نے تو اس کا مذاق ہی بنا دیا۔ لمبے سے بانس کے ساتھ چھوٹا سا جھنڈا عجیب مضحکہ خیز لگ رہا تھا۔

"جتنا بھی لمبا ڈنڈا کر لو تمہارے جھنڈے نے میری چھت تک نہیں پہنچنا۔ جھنڈا اونچا کرنا ہے تو گھر اونچا کرو۔" جواد نے تکبر سے مذاق اڑاتے ہوئے کہا تو وہ آنسو پونچھتے ہوئے وہاں سے چلا گیا۔ دل تو چاہتا تھا کہ ڈنڈا توڑ کر جھنڈا بھی پھاڑ ڈالے مگر اپنی دادی کی بات ہمیشہ یاد آتی تھی۔

"یہ پرچم ملک کی عزت ہوتے ہیں اور ان کے تقدس کا خیال رکھنا، اسے ہمیشہ بلند رکھنا جھکنے نہ دینا۔"

اس نے یہ بات ذہن میں نقش کر لی تھی مگر گیارہ سالہ طارق یہ سمجھ نہ پایا تھا کہ جھنڈے کو اونچا لگانے سے وہ بلند نہیں ہوتا، اسے بلند کرنے کے لیے تو قربانیاں دینی پڑتی ہیں۔"

O......O......O

جواد اور طارق ہمسائے تھے۔ جواد طارق سے دو سال بڑا تھا۔ پہلے جواد کا گھر بھی چھوٹا سا تھا مگر جب سے اس کے چاچا اور ابا دوبئی گئے تھے — کچھ سالوں میں انہوں نے نیا دو منزلہ گھر بنا لیا تھا۔ نئے نویلے گھر کے آگے طارق کا گھر بہت چھوٹا لگتا تھا۔ یہیں سے جواد اور طارق میں مقابلہ بازی کا آغاز ہو گیا تھا— جواد اپنے گھر اور دولت پہ خوب اکڑتا۔ طارق کو باتیں سنانے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہ دیتا۔

طارق ہر کلاس میں اول آتا مگر جواد اسے یہی جواب

دیتا۔

"جتنے مرضی بھی نمبر لے لو رہو گے تو تم اسی چھوٹے سے گھر کے۔"

طارق کا دل ٹوٹ جاتا۔ اس نے کئی بار اپنے والدین سے شکایت کی مگر وہ جانتے تھے کہ پیسہ آنے کے بعد ان کے ہمسائے بدل گئے ہیں تبھی جواد کی شکایت کا کوئی فائدہ نہیں کیونکہ اس کے گھر والوں کے رویے بھی ایسے ہی تھے۔ وہ بھی انہی سے سیکھ رہا تھا۔

اس سال شدت سے طارق کی خواہش تھی کہ جواد چھت پہ نہ چڑھے۔

" کاش ایسا ہو کہ وہ جھنڈا لگانا بھول جائے، کاش ایسا ہو کہ وہ چھت پہ آئے نہ، اللہ کرے وہ کہیں چلا جائے یا مہمانوں میں مصروف ہو جائے "— طارق پریشانی سے دعائیں کر رہا تھا مگر اس کی کوئی دعا قبول نہ ہوئی اور چودہ اگست کا دن آ پہنچا۔

اس سال طارق نے جھنڈا ہی نہیں لگایا تھا۔

"طارق..او طارق "

جواد چھت سے آوازیں دے رہا تھا۔

" جھنڈا کیوں نہیں لگایا؟ ڈر گئے ہو نا؟ جواد اپنے بھائی کے ساتھ جھنڈا لگانے آیا تھا مگر پہلے طارق کے گھر جھانکنا ضروری سمجھا تھا۔

" طارق ڈر گیا، طارق ڈر گیا"۔ وہ طارق کو منہ چڑاتے ہوئے زور زور سے بول رہا تھا۔ نیچے آنگن میں سر جھکا کر بیٹھے طارق کی آنکھیں نم تھیں —

ایک دم ایک زوردار چیخ فضا میں گونجی۔ طارق نے سر اٹھایا جواد چھت پہ نہیں تھا بلکہ..وہ ص[illegible]تھا۔ طارق کے صحن میں، منہ کے بل گرے جواد کے جسم سے نکلنے والا خون مٹی میں جذب ہو رہا تھا۔ طارق نے خوف سے اسے دیکھا وہ ایسا تو کبھی نہیں چاہتا تھا۔

O......O......O

کئی دن بعد جواد کو ہسپتال میں ہوش آیا تو اسکا سارا جسم پٹیوں میں جکڑا ہوا تھا۔ اسے کافی چوٹیں آئیں تھیں اور ناک کی ہڈی بھی ٹوٹ گئی تھی۔ جس کی وجہ سے اسکی شکل میں مستقل نقص آ جانا تھا۔ طارق کا مذاق اڑانے کی اسے بہت بڑی سزا ملی تھی۔ طارق کو تنگ کرنے کے لیے جواد چھت سے اچک اچک کر جھانکنے لگا تھا تبھی اسکا توازن بگڑا اور وہ دو منزلہ مکان سے نیچے طارق کے کچے صحن میں جا گرا۔

"طارق مجھے معاف کر دو" جواد مشکل سے بولا۔

"میں نے تمہیں معاف کیا میرے بھائی۔

"مجھے میرے تکبر کی سزا ملی ہے، مجھے احساس ہو گیا ہے کہ پرچم اونچا کرنے سے کچھ نہیں ہوتا اسے بلند تو صرف بلند کردار کے لوگ ہی کرتے ہیں"۔

" چوٹ تو لگی مگر سمجھ آ گئی" طارق کی بات پہ سب ہنس پڑے تھے۔

O......O......O

پیارے بچو! کبھی کسی دوسرے کا مذاق نہ اڑائیں کیونکہ اللہ تعالی ایسے لوگوں کو پسند نہیں کرتا جو دوسروں کو خود سے کمتر سمجھیں۔

O......O......O